گورنمنٹ کا شکریہ

اور

اہل اسلام کو مژدہ اور مشورہ

{ قال نبینا صلی اللہ علیہ وسلم من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ
ہمارے پیغمبر کا قول ہے جو شخص لوگون کا شکرگذار نہین وہ خدا کا بھی نہین }

سنہ ۶۹ء سے ہم اپنی غفلت مین سونے والی قوم (اہل اسلام) کو جگا اور ہلا رہے ہین اور اپنے رسالہ کے متعدد * مضامین مین یہ لکھ چکے ہین کہ (۱) مذہب و معاشرت آپسمین متلازم ہین مسلمانون نے معاشرت کو مذہب سے الگ کیا تو اسلام کا تنزل شروع ہوا۔ (۲) اور دنیاوی ترقی بذریعہ ملازمت کسب تجارت۔ زراعت وغیرہ مذہب اسلام کے مخالف نہین۔ بلکہ ترقی و عروج اسلام کا ایک بڑا بھاری سبب ہے۔ (۳) اور انگریزی زبان کا سیکھنا جو اس زمانہ مین عروج دنیاوی کے لئے ایک

* یہ مضامین اشاعۃ السنۃ مین جلد دوم سے جلد ششم تک کے متعدد پرچون مین مرقوم ہین اس مقام مین ان مضامین سے چند فقرات بغرض تفہیم و تشویق ان ناظرین کے جنہون نے وہ جلدین ملاحظہ نہین کین نقل کئے جاتے ہین۔ ان فقرات کے ملاحظہ سے ان صاحبون کو اصل مضامین کا شوق پیدا ہو تو اُن کی خدمت مین وہ پرچے جن مین اصل مضامین درج ہین بحساب فی پرچہ ۴ قیمت ارسال ہوسکتے ہین۔

جلد اوّل اشاعۃ السنۃ مین بصفحہ ۳۴۵ یہ دعوی کر کے کہ "مذہب و معاشرت آپس مین خوب جکڑے ہوئے ہین اور ایک زنجیر سے بندھے ہوئے اور انبیا علیہم السلام جیسے عبادت سکھلانے کو آئے ہین ویسے ہی معاملات و طرز معاشرت بتانے کو تشریف لائے ہین" اسکے ثبوت مین چند آیات و احادیث نقل کر کے اسکی تمثیل مین بصفحہ ۳۴۷ لغایت ۳۷۷ وہ احکام شریعت بیان کئے

سیڑھی ہے مسلمانون کے لئے ممنوع نہین ہے۔ اور(۴) اہل اسلام کے لئے اقوام غیر کی نوکری بہرحال اور مطلقاً منع نہین ہے"۔ وغیرہ وغیرہ۔

ان مضامین سے ہمکو امید ہے (چنانچہ سماع و مشاہدہ مین بھی آچکا ہے) بہت لوگون پر اثر کیا ہوگا اور ان کو تحصیل اسباب حسن معاشرت اور ترقی دنیاوی کی طرف جو ترقی دین کا ذریعہ ہے متوجہ کردیا ہوگا۔ اس قسم کے مضمون ہم تین اور لکھنا چاہتے ہین۔ جنکی تحریر کا

ہین جو دیوانی۔ فوجداری کلکٹری پولیٹکل وغیرہ معاملات دنیاوی کے متعلق ہین۔

اور جلد سوم مین نمبر ہشتم کے ضمیمہ مین بصفحہ (۲) کہا ہے۔ "ذاتی کام (جو کسی خاص شخص سے متعلق ہو) گو ایک شخص اپنی ہی ذات سے کر سکتا ہے مگر جمہوری کام کا اتمام بدون جمہوری اجتماع و معاونت کے ممکن نہین ہے مثلاً ایک شخص اپنی ذات سے عابد یا زاہد بننا چاہے تو کسی مسجد کے حجرہ مین وہ معتکف ہوکر عابد یا زاہد بن سکتا ہے مگر کسی قوم کا ہادی یا مربی بننا چاہے تو اس امر کے لئے صرف حجرہ اور اسکی ذات کافی نہین ہے بلکہ اور انصار و اعوان کا محتاج ہوتا ہے۔ یہہ بادی النظر کا فتوے ہے اور اگر نظر غائر سے دیکھا جاتا ہے تو جن کامون کو ذاتی خیال کیا جاتا ہے ان کا اتمام و حسن انجام بھی بدون جمہوری معاونت کے ممکن نہین ہے۔

اسی عابد یا زاہد کو مسجد کے حجرہ مین دوسرا شخص کھانا نہ پہنچاوے تو چند روز مین اسکو اعتکاف توڑنا پڑے۔ اسکی عبادت کے لئے کپڑا۔ بوریا۔ کوزہ کوئی بہم نہ پہونچاوے تو عبادت کا قافیہ تنگ ہو جاوے۔ سر اسکا یہ ہے کہ انسان مدنی الطبع ہے اسلئے وہ اپنے ہر کمال مین (ذاتی خواہ جمہوری) جمہوری معاونت کا جو تمدن کے لوازم سے محتاج ہے"۔

اور جلد چہارم مین بصفحہ ۱۱۲ کہا ہے۔ "پہلی صدیون کے مسلمان جو اصلی اسلام پر تھے انہون نے وہ ترقیان حاصل کی ہین کہ اقوام غیر نے انکی ترقی و کمالات کو تسلیم کرلیا ہے۔

نمبر ۴ جلد ۸ وغیرہ کے متعدد نمبرون مین وعدہ دے چکے ہین - ایک مضمون "دنیا" جس مین ہم یہ ثابت کرنا چاہتے ہین کہ "دنیا جسکی مذمت دین اسلام مین وارد ہی سونے چاندی ثروت و شوکت جاہ وحشمت کا نام نہین کہ وہ اہل اسلام کے لئے ناموزون و نامناسب ہو - بلکہ دنیا وہ ہی جو خدا سے اور آخرت سے غافل کرے ہے

چیست دُنیا از خدا غافل بُدن + نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

اور اُن کی شاگردی کو اختیار کیا ہی - پچھلے زمانہ کے مسلمانون مین اوہام باطلہ و خیال فاسدہ پہیل گئے تو ان توہمات و تعصبات نے انکو ترقی و کمالات سے روکا اصل مذہب اسلام کسی طرح معاشرت مین خلل انداز نہین ہے"

پہر بصفحہ ۱۲۴ بجوالہ کلام خیر کہا ہے - "علوم کو اگلے مسلمانون نے ایک اعلی درجہ کی تہذیب پہنچایا تھا - ہمارے مذہب کے بانی نے تحصیل علم کیطرف متعدد طرح سے لوگون کو رغبت دلائی تھی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اسلام کی دوسری صدی مین مسلمانون نے علوم کیطرف توجہ کی اور جہان سے انکو ملا اونہون نے علم اخذ کیا اور چند روز مین اور قومون کے لئے استاذ ہونے کی عزت حاصل کی - مسٹر ارٹ جرمن کے مورخ نے نہایت انصاف سے یہہ بات لکھی ہے کہ مسلمانون نے اور قومون سے کتنا ہی کچہہ کیون نہ سیکھا ہو مگر اُنہون نے اپنی قابلیت و لیاقت سے اسکو بہت کچھ ترقی دی -

ایسا ہی کئی ایک مشہور عیسائی مورخون سے منقول ہی - ایک فرانسیسی عالم کا یہ قول ہی کہ عرب کی قومون کو خدا نے دنیا مین اسلئے پیدا کیا تھا کہ وہ علوم و فنون اور اسباب تمدن اون مختلف قومون تک پہنچا دین جو فرات کے کنارے سے لیکر اسپانیہ کی وادی کبیر تک پھیل رہی ہین چنانچہ ان تمام قومون نے جملہ کمالات اس قوم عرب سے حاصل کئے - فنون و دستکاری کو اہل عرب نے رومیون کے بڑے بڑے شہرون مین جا کر بخوبی حاصل کیا تھا اور پھر خود اُسکو ترقی دی تھی - ہارون رشید خلیفہ عباسی نے جو ایک

یہی اسباب دنیا اگر خدا کے قرب اور آخرت کے یاد کا ذریعہ ہون تو یہ سراسر دین ہین - بلکہ جو دنیا مین آیا ہے اُسکے لئے دُنیا ہی ایک وسیلہ ہے جس سے وہ خدا کو مل سکتا ہے - دُنیا اور دنیاوی کو چھوڑ کر وہ کسی کام کا نہین رہتا نہ خدا کا نہ رسول کا نہ دنیا کا نہ آخرت کا" دوسرا مضمون "اقسام ملازمت" جسمین ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہین کہ ہمارے زمانہ کی معزز نوکریان تحصیلداری اکسٹرا اسسٹنٹی - ججی وغیرہ کیا حکم رکھتی ہین -

گھڑی بطور تحفہ کے شارلمین بادشاہ فرنگستان کو جو اسکا بڑا دوست تھا بھیجی تھی اور جسکا ذکر ایجین ہارڈ صاحب نے کیا ہے مسلمانون کے فنون و دستکاری مین ترقی کرنے کا بڑا ثبوت ہے * * * *

مسلمانون کی معاشرت کے طریقے ملنے جلنے کے قاعدے بھی نہایت عمدہ تھے غرضکہ آٹھوین صدی سے لیکر نوین صدی تک مسلمانون کی طرز معاشرت کو ترقی ہوتی رہی - یہانتک کہ یورپ نے مسلمانون ہی کی معاشرت و تمدن کو دیکھکر اسمین ترقی کی - گیارہوین کے آخر سے تیرہوین صدی تک جو صلح و لڑائیان مسلمانون اور عیسائیون مین بیت المقدس مین ہوئی ہین اسکی نسبت یورپ کے مورخون کا قول ہے کہ گو ان لڑائیون سے بیشمار آدمی ضائع ہوئے اور بہت سا نفیس مال بغیر کسی فائدہ کے ضائع ہوا لیکن انجام کار اسی زمانہ سے اہل یورپ نے فوج کی ترتیب اور اصلاح شروع کی اور تجارت اور زراعت کے طریقے اُن مشرقی قومون سے سیکھے اور شہریون کی عادتین اختیار کی اور دنیا کے حالات تحقیق کرنے کے واسطے سفر کی بنیاد ڈالی خلاصہ یہ کہ یورپ کی قومون کو تمدن کے طریقے اسی وقت سے معلوم ہوئے جب سے وہ مسلمانون کی اُن قومون سے ملے جو تمدن اور حسن معاشرت اور علوم و فنون اور ہنر و کمالات مین اُن سے فائق تھین -

تجارت اور زراعت مین بھی مسلمانون نے بہت ترقی کی تھی اُنکو ہمیشہ سفر کی طرف رغبت رہی جب انکی سلطنت فرانسیس اور اسپین کے پہاڑون کے بیچ سے گذر کر بالیم تک پہونچی تو اُسوقت وہ دنیا کے بڑے تاجرون مین ہوگئے اور فن زراعت مین تو مثل

تیسرا مضمون تعلیم انگریزی جسمین یہ بیان ہوگا کہ تعلیم انگریزی مین کیا کیا فوائد ہین اور کیا کیا مضار اور ان کے مضار کا علاج ہے۔

یہ مضامین تحریر مین آکر شائع ہون گے تو امید ہے کہ ان مضامین کے پڑہنے کے بعد ایسے لوگ بہت ہی کم رہجائین گے۔ جو دنیاوی ترقی کو مخالف اسلام سمجھکر اس مین سعی نکرین۔

ان کے کوئی نہ تھا"۔

اور جلد پنجم مین بصفحہ ۱۶۱ کہا ہے۔ بعض لوگون (متعصب مولویون یا جاہل صوفیون) کا یہ خیال ومقال ہے کہ انگریزی پڑھنی گناہ ہے۔ پھر اس انگریزی کے ذریعہ سے نوکریان کرنا اور دنیا مین عزت و ترقی پیدا کرنا اور بھی سخت گناہ ہے۔ مسلمانون کو چاہئے کہ صرف دینی علوم پڑہین۔ اور علم پڑہکر خدا کی یاد و عبادت مین لگے رہین نہ کسب کرین نہ تجارت کرین نہ نوکریون کی بلائین پڑین۔ پس جو شخص یا جو کوئی جماعت مسلمانون کے لئے انگریزی پڑھنے اور دنیاوی ترقی مین کوشش کرنے کے لئے یہ سامان مہیا کرتے ہین وہ انکے بدخواہ ہین جو اُن کو بلاؤن مین پہنساتے ہین خیر خواہ ہرگز ہرگز نہین ہین۔

اِس خیال ومقال کے دو جواب مین اوّل یہ کہ (جو بادی الرائے پر مبنی ہے) کہ اس انجمن نے اِن لوگون کے لئے انگریزی پڑھنے اور اس انگریزی کے ذریعہ سے دنیاوی عزت و رفاہیت حاصل کرنے کے تجویز و تائید نہین کی جو دینی علوم پڑھتے پڑہاتے ہین اور رات دن قال اللہ قال الرسول اور خدا کی ذکر و یاد مین مصروف ہین نہ انکو تجارت سے کام ہے نہ نوکری سے تعلق ہے وہ خدا کے کام مین لگے ہوئے ہین خدا ان کے کام اور دن سے کرا دیتا ہے اور پچی پکوائی بھجوا دیتا ہے۔ بلکہ یہہ تجویز و تائید اِن لوگون کے لئے ہے جنکی ہمت رات دن دنیا و اسباب دنیا کی طرف لگی رہتی ہے۔ ان لوگون کو انجمن ہمدردی نے یہہ تجویز بتائی (اور اسی تجویز کی تائید کی ہے) کہ وہ لوگ دنیا ہی کے طالب مین تو اس دنیا

اس مضمون شکریہ و مشورہ مین ہم اپنے سست و پست ہمت بہائیون کے (جو اپنی قصور کا الزام مذہب یا قضاء و قدر کے ذمہ لگانا اپنا مذہبی ورثہ سمجھہ رہے ہین اور باین خیال وہ ہاتھہ پاؤن ہلانا عبث یا معصیت جانتے ہین) اس خام عذر کا جواب دینا چاہتے ہین کہ ہمارا انگریزی زبان سیکھنا اور سرکاری ملازمت حاصل کرنے کے لئے تک و دو کرنا کیا نتیجہ دیکھتا ہے جس حالت مین سرکاری نوکریان اقوام غیر ہنود وغیرہ کے ہاتھہ مین ہین جو اسوقت دخیل

ذلیل طور پرا ور ذلیل ہوکر حاصل نہ کرین بلکہ ایسے طور سے حاصل کرین جس مین وہ خود بھی آسائش و عزت سے عمر بسر کرین اور اپنے اور ابنائے جنس (خصوصاً ان مولوی صاحبان و صوفی صاحبان اہل توکل) سے بھی سلوک کر سکین۔

دو روپیہ ماہوار کی سائیسی یا پانچ روپیہ کی چپراسی کی نوکری یا دس روپیہ کی منشی گری پر اکتفا نہ کر بیٹھین بلکہ انگریزی علوم (جنکی اسوقت دنیا مین قدر و منزلت ہے) حاصل کر کے سو دو سو روپیہ کی ملازمت شروع جسمین ظلم و معصیت کی صریح معاونت نہو حاصل کرین جس سے وہ عمدہ عمدہ کام کر سکتے ہین۔

دوسرا جواب (جو نظر غائر سے پیدا ہوا ہے) یہ ہے کہ اگر سوا ان طالبان دنیا کے اور لوگون کو بھی انگریزی پڑھنے اور اس انگریزی کے ذریعہ سے دنیاوی عزت و رفعت حاصل کرنیکی رغبت دلائی جاوے تو اسمین بھی گناہ خواہ مخواہ دامنگیر نہین ہوتا بلکہ اسمین ثواب اخروی و رضاء الٰہی کا حصول بھی ممکن و متوقع ہے۔

مسلمانون کے لئے انگریزی زبان کے سیکھنے یا بولنے کی ممانعت شرع مین کہین وارد نہین ہے اور نہ اس ممانعت کی کوئی وجہ معلوم ہوتی ہے۔

اگر مانعین کے خیال مین ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ یہ کافرون کی زبان ہے تو یہہ وجہ محض فضول ہے کیونکہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ ہندی اور فارسی بلکہ عربی پڑھنی اور سیکھنی بھی منع ہو جاوے اسلئے کہ ہندی دراصل ہندون کی زبان ہے۔ فارسی ایک آتش پرستونکی

[illegible] ۹۷

اور شہر کار سلطنت ہین۔

وہ جواب یہ مژدہ ہے کہ ہز اکسیلنسی لارڈ **ڈفرن** گورنر جنرل و وائسرائے کی فیاض گورنمنٹ نے تمہارے اس عذر کو بھی اُٹھا دیا اور تمہارا ہاتھ اپنے ہاتھ مین پکڑ کر تمکو حضیض افلاس و مذلت سے نکالنا چاہا ہے چنانچہ اپنے (انڈیا گورنمنٹ کے) **رزولیوشن** مورخہ **۱۵** جولائی کے بائیسوین فقرہ مین ہز اکسیلنسی نے صاف فرما دیا ہے کہ بہت سے عہدے

مسلمان کے استعمال مین یہ دونون زبانین پیچھے کر آئی ہین۔

عربی زبان بھی اگرچہ آنحضرت صلعم کے زمانہ نبوت و بعثت کے بعد مسلمانون کے استعمال مین آئی ہے مگر پہلے تو وہ بھی کافرون (ابوجہل و ابولہب) کی زبان تھی۔ اُن لوگون کا یہ خیال صحیح ہوتا تو خدا تعالیٰ اپنی مقدس کلام (قرآن مجید) کو اس عربی زبان مین جس کو کافر بولتے تھے نازل نفرماتا۔ قرآن پر کیا حصر ہے سبھی کتابین آسمانی ہر ایک نبی پر اسی زبان مین نازل ہوئی ہین جو اس نبی کی قوم کی (کافر کیون نہو) زبان تھی چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا

وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه ليبين لهم۔ (ابراهيم ع۱)	ہے ہم نے کوئی رسول نہین بھیجا مگر اسی کی قوم کی زبان کے ساتھ تاکہ وہ انکے پاس ہماری وحی و احکام بیان کرے۔

خدا تعالیٰ کا فرمانا اور قرآن مجید وغیرہ کتب کا ہر قوم کی زبان مین اُتارنا اسبات پر کامل اور روشن دلیل ہے کہ کسی زبان کو (کافرون کے کیون نہو) استعمال مین لانا گناہ نہین ہے آنحضرت صلعم کے حکم و عمل کو دیکھا جاوے تو اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ غیر مذہب والون کی زبان سیکھنی منع نہین ہے۔

صحیح بخاری مین بطور تعلیق۔ اور تاریخ بخاری مین باسند زید بن ثابت سے روایت ہے کہ آنحضرت

عن زيد بن ثابت ان النبي صلعم امره ان يتعلم كتاب اليهود حتى كتبت للنبي صلعم	صلعم نے انکو حکم دیا کہ یہودیون کی خط و کتابت سیکھ لین۔ وہ کہتے ہین کہ مینے سیکھ لی یہانتک کہ

اشاعۃ السنہ صفحہ ۹۶

اس قسم کے ہین کہ جنکی بخشش لوکل گورنمنٹون عدالت ہائی کورٹ اور لوکل افسرون کے ہاتھ مین ہے - عالیجناب گورنر جنرل بہادر خواہش رکھتے ہین کہ ان صوبون مین جہان مسلمانون کو سرکاری نوکری کا واجبی حصہ نہین ملتا ہے لوکل گورنمنٹین اور عدالت ہائے ہائی کورٹ حسب مواقع اس ناہمواری تعداد کو برابر کرنے کی کوشش کرینگے اور اپنے ماتحت افسرون کو تاکید کرینگے کہ جب وہ عہدہ ہائے مذکورہ بالا کے لئے امیدوار منتخب کرین تو اس امر کا ضروری خیال رکھین

کتبہ واقراتہ کتبہم - (بخاری ص ۱۰۶۳)

مین آنحضرت صلعم کو یہودیون کے لئے خط لکھدیتا اور انکے خط پڑھ سناتا اور اگر بھی لغات اور زبانون کا واضع (بنانے والا) خدا تعالی کو تسلیم کیا

وعلم آدم الاسماء کلہا (بقرہ ع ۴) -

جاوے چنانچہ شیخ ابو الحسن اشعری کا قول ہے جو کتب اصول و تفاسیر مین منقول ہے اور ان آیات قران کا کہ "خدا تعالی نے آدم کو ساری چیزون کے نام سکھائے"

ومن آیاتہ خلق السموات والارض واختلاف السنتکم والوانکم - (روم ع ۳)

اور تمہاری زبانون اور رنگون کا اختلاف خدا تعالی کی نشانیون سے ہے یہی اسی طرف اشارہ ہے چنانچہ امام رازی نے تفسیر کبیر مین اسکا مفصل بیان کیا ہے * * * تو اس صورت مین آسانی سے جھگڑا طے ہوتا ہے کیونکہ اس تقدیر پر سبھی زبانین خدا کی زبانین ہوئین - پھر اسکی نبی اور صفی آدم علیہ السلام کین - کسی کافر کے کفر کا اسمین دخل نہوا -

اس بیان سے ( ) ناظرین کو ثابت ہوگا کہ انگریزی زبان سیکھنے کی شرع مین کوئی ممانعت نہین ہے - انگریزی اس حکم جواز تعلم مین بعینہ ایسی ہے جیسی کہ ہندی فارسی عربی - * * * ہان بعض انگریزی کتابون کے مضامین ایسے فلسفیانہ و ملحدانہ ہوتے ہین جن سے لوگون کے عقائد مسلمہ خراب ہو جاتے ہین - یہی وجہ ہے کہ اکثر لوگ جو انگریزی پڑھتے ہین پابندی مذہب چھوڑ دیتے ہین - مگر اسکا علاج یہہ نہین کہ انگریزی پڑھنے سے لوگون کو منع کیا جاوے یہ علاج تب کارگر ہوسکتا ہے جبکہ انگریزی کے متعلق لوگون کی غرض دنیاوی نہو اور منع کرنے سے انکا انگریزی نہ پڑھنا متوقع ہو - بلکہ اسکا علاج یہ ہے کہ اس انگریزی کے ساتھ مذہبی

کہ گورنمنٹ کے ماتحت دفترون مین مسلمان کتنے مقرر ہین۔ اسکی کیفیت صوبجات کی سالانہ رپورٹ مین درج کرنے سے نفع حاصل ہوگا"

اسی رزولیوشن کی پیروی کرنے اور ہز اکسیلنسی کی دلی خواہش پورا کرنے کے لئے گورنمنٹ بنگال نے رزولیوشن مورخہ ۱۸۔ اکتوبر شائع کیا ہے جسمین فقرات منقولہ بالا رزولیوشن انڈیا گورنمنٹ کو نقل کرنے کے بعد یہ لکھا ہے۔ "انڈیا گورنمنٹ کی خواہشون کو

تعلیم کو بھی شامل کردین اور ان لوگون کے لئے جو انگریزی پڑھنا چاہین مذہبی تعلیم کے اسباب دو وسائل بھی بہم پہنچاوین۔ جنکے ذریعہ سے ان کے عقائد خراب ہونے سے بچ سکین۔ × × × × × × ان لوگون کا یہ خیال کہ نوکریان دنیاوی عزت حاصل کرنا گناہ ہے۔ اور ہر ایک کو بجز ذکر و عبادت اور کوئی کام کرنا جائز نہین ہے سراسر جہالت کا نتیجہ ہے جس پر کوئی شہادت و دلالت کتاب و سنت و آثار سلف اثر مین پائے نہین جاتے۔

ایسے ہی جاہلانہ خیالات والے لوگون کے ہاتھ سے دین اسلام اس درجہ ضعف و غربت کو پہنچا ہے۔ انہی حضرات کے اغوا سے اہل اسلام کی ایسی حالت ذلت و افلاس ہو رہی ہے جسکے بیان کی ضرورت نہین۔ الحق یہ لوگ باوجود دعوی دوستی و خیرخواہی اسلام۔ اسلام کے سخت دشمن ہین اور کیون نہون مثل مشہور ہے کہ "نادان دوست دانا دشمن سے بدتر و زیادہ تر ضرر رسان ہے"۔ انہی لوگون کے یمن و برکت سے مسلمان ایسی حالت کو پہنچ گئے ہین کہ اپنا کوئی قومی کام اشاعت دین اسلام ہے وغیرہ نہین کرسکتے۔ قومی کیا شخصی کامون مین بھی عاجز اور درماندہ ہین" ہم اس کی تصدیق و تائید مین چند حالات و واقعات کا بیان کیا ہے کہ اگر سبھی لوگ اس دنیا سے دست بردار ہو کر مفلوک ہوجائین اور کسب و تجارت چھوڑ کر ان کی طرح ننگ ہوجاوین تو ان حضرات کو اپنے خیال کی غلطی کا یقین ہوجائے جبکہ ان کو ہدیہ

دیکھو اشاعۃ صفحہ ۹۶

برلانے کے لیے بنگال گورنمنٹ نے ریونیو بورڈ۔ افسران صیغہ جات سرکاری اور لوکل افسران
سے استدعا کی تھی کہ سرکاری عہدون پر مسلمانون کے تقرر کی کیا حالت ہے اس کو وہ
دریافت کرکے رپورٹ کرین اور یہہ بھی لکھین کہ جس مقام مین مختلف فرقہ کے سرکاری
ملازمان کی تعداد مین ناہمواری ہے اسکو برابر کرنے کے لئے کیسے مواقع پیش آتے ہین
اور آیا تقرر کے موجودہ ضوابط و قواعد کسی طرح پر مسلمان امیدوارون کے لئے

روزانہ اور فی سبیل اللہ آمدنیان بند ہو جائین"۔

اور جلد پنجم مین بصفحہ ۱۳۵ بجواب اس سوال کے کہ کفار کی نوکری
مسلمان کو جائز ہے یا ناجائز۔ اور مسلمان اور کافر کی نوکری مین کچھ فرق ہے یا نہین
لکھا ہے "جو کام مسلمانون کو بجائے خود کرنا جائز ہے اسمین انکو نوکری (مسلمان
کی ہو خواہ اور مذاہب والون کی) بھی درست ہے اور جو کام بجائے خود کرنا ناروا
ہے اسمین کسی کی (مسلمان ہو یا غیر) نوکری بھی جائز نہین۔ اسمین کفر و اسلام کو
کچھ دخل نہین اور مسلمان اور غیر مسلمان مین کچھہ فرق نہین۔ جواز و عدم جواز کا مدار
و مناط اصل کام کا جائز یا ناجائز ہونا ہے۔ پھر جس کام کو ناجائز قرار دین اس کا
بالیقین ناجائز ہونا ضروری ہے عدم جواز کا محتمل ہونا کافی نہین لہذا جو کام جواز
و عدم جواز دونو کا احتمال رکھتا ہے اور مسلمان کو اسکے عدم جواز کا علم نہین ہے
وہ کام اسکو بجائے خود یا کسی کی نوکری سے کرنا ناجائز نہوگا"
پھر اسکی مثالین کتاب و سنت سے اور اسپر دلیلین بکثرت نقل کی ہین جو ۲۶
صفحہ مین تمام ہوئی ہین۔

اور جلد ششم مین ایک حکیم کے اقوال نقل کرکے اسکے نتائج کیطرف
مسلمانون کو متوجہ کیا اور بصفحہ ۲۶۳ کہا ہے "مسلمان (جنکو نتائج کی طرف
توجہ دلانا مد نظر ہے) بلحاظ دنیاوی حالت دو فریق ہین۔ ایک تو وہ

گرانبار ہین یا نہین -

شق اول کی نسبت جو کیفیت بھیجی گئی ہے وہ ناکامل ہے - کیونکہ چند افسرون نے مسلمان ملازمون کی تعداد ہی نہین بھیجی ہے - بہر حال کافی طور پر یہہ بات دریافت ہو چکی ہے کہ سرکاری ملازمت کے چند صیغون مین اور بہت سے اضلاع مین مسلمانونکو سرکاری نوکری کا وہ حصہ نہین ملتا ہے جسکے وہ بلحاظ لیاقت و قابلیت مستحق ہین -

جو تارک الدنیا کہلاتے ہین اور زاہد عابد اور طالب آخرت سمجھے جاتے ہین یہہ وہ لوگ ہین جو مسجدون یا خانقاہون مین عزلت گزین و خلوت نشین ہین اور اپنی اوقات شبانروزی ذکر و عبادت و تعلم و تعلیم علوم دینیہ مین صرف کرتے ہین دوسرے وہ جو طالب دنیا کہلاتے ہین اور شب و روز تحصیل دنیا اور اسکے وسائل مین سرگرم ہین یہ عام دنیا دار ہین جو حرفت - تجارت - ملازمت - تحصیل علوم دنیاوی مین مصروف ہین خصوصاً وہ لوگ جو نئی روشنی والے یا جنٹلمین کہلاتے ہین - ان مواعظ و نصائح مین دونو فریق کے لئے مفید نتائج ہین اگر وہ توجہ کرین -

فریق اوّل کو ان سے یہ نتیجہ نکالنا چاہئے کہ مسلمان اپنے دینی اشغال اور علوم کی تکمیل کے ساتھ دنیاوی علوم کی طرف بھی توجہ کرین اور یہہ جان لین کہ جبتک وہ اپنی دنیاوی موجودہ حالت کو ترقی نہ دینگے انکے مذہب و قومیت کا قیام بھی ناممکن ہے -

اس سے ہمارا مطلب یہ نہین کہ سبھی مسلمان علما و مشائخ انگریزی پڑھنا شروع کر دین یا ہر مدرسہ و خانقاہ مین جہان صحیح بخاری کا درس یا قرآن کی تلاوت ہو وہان انگریزی کا بھی ایک سبق ہوا کرے بلکہ مقصود اس سے یہ ہے کہ قوم مسلمانون مین ایسے لوگ بھی ضرور بکثرت موجود ہون جو اپنے دینی علم و عمل کی تحصیل کے

بقیہ از صفحہ ۹۶

بنگال کے ۴۲ پرگنہ کے مالی سررشتہ مین ۲۱۵ عمال ہین جن مین مسلمان صرف چھ ہین ہوگ
بردوان آور دوسرے چند اضلاع مین بھی یہی کیفیت ہے - جج ضلع جسکے ماتحت دفتر د
مین (۱۱۰) ہندو مقرر ہین جنمین مسلمان صرف ۹ ہین - دفاتر کلکتہ مین سے انسپکٹر جیل
کسٹم ہوس اسٹامپ و اسٹیشنری اور شپنگ ماسٹرون کے دفترون مین رپورٹ پہنچی ہے
ان دفترون مین مسلمان ایک بھی نہین ہے -

تکمیل کے ساتھ ان علوم کی طرف بھی توجہ کرین - جنکے ذریعہ سے وہ لوگ صاحب ثروت و
وشوکت و شریک سلطنت ہوسکین اور اسکے وسیلہ سے وہ اپنے مذہب و قومیت کو
قائم رکھین مذہب و قومیت کا قائم رہنا ہرگز ممکن و متصور نہین جب تک کہ قوم
مین صاحب ثروت و شوکت و شرکا سلطنت پیدا نہون -

ایک زاہد پارسا کسی خانقاہ کے زاویہ مین یا ایک فقیہ محدث کسی مسجد کے گوشہ
مین تب ہی ورد اور درس مین مشغول رہ سکتا ہے جبکہ اسکی قوم ایسی صاحب ثروت
شوکت ہو جسکی معاونت سے وہ فارغ البال رہے اور اقوام غیر کی مزاحمت سے مطمئن
با امن - اور جس حالت مین اسکی قوم کو فقر و ادبار نے گھیر لیا ہو تو اسکو ذکر و درس کے
خلوت مین رہنا کہان ممکن ہے - اور اس کی طمانیت کب متصور قوم کے لوگ فقر و
ادبار سے خود ہی قومیت سے خارج ہونے لگے تو اسکے امن و طمانیت کا کفیل و ذمہ دار
کون ہوگا -

فریق ثانی کو ان مواعظ و نصائح سے یہ نتیجہ نکالنا چاہئے کہ انکا شب و روز تحصیل علوم
و وسائل دنیا مین مصروف رہنا اور علوم دینی کی تحصیل و تکمیل اور مذہب اسلام کی
محافظت مین اسکا عشر عشیر کوشش نکرنا قومی ترقی کے مخالف ہے اور یہہ یقین کرنا
چاہئے کہ مذہب قومیت کا جز یا شرط ہے - لہذا جس قدر مذہب مین نقصان رہیگا اسیقدر
قومیت مین نقصان متصور ہوگا +

[illegible]

ناہمواری تعداد کا سبب خود مسلمانوں کی رغبت مین پایا جاتا ہے - کیونکہ وہ فارسی اور عربی سیکھنے کو جو اسوقت سرکاری کام کے انجام مین بہت کم تائید پہنچاتا ہے - انگریزی سیکھنے پر ترجیح دیتے ہین - حالانکہ ہندو لوگ اپنے لڑکون کو عہد طفولیت سے انگریزی پڑھاتے ہین - نیز وہ مسلمان جو اسکول اور کالج مین تعلیم پاتے ہین اپنی زبان بھی سیکھتے ہین اور اسلیے بکار آمد علم مین زیادہ وقت صرف نہین کر سکتے ہین - یہ عادت ایسے خیالات پر مبنی ہے کہ جبکا وہ واجبی طور پر فخر کرتے ہین مگر اسکی تاثیر زوال پذیر ہوتی جاتی ہے رونیو بورڈ نے لکھا ہے کہ ۱۸۸۶ء تک بی اے کی ڈگری پانے والون مین سے مسلمان کی تعداد فیصدی ڈھائی سے کم تھی اور بی ایل کی ڈگری پانے والون مین فیصدی دو سے کچھ زیادہ تھی مگر ۱۸۹۵ء مین بی اے مین انکی تعداد سوا چھ سے زیادہ تھی - اور بی ایل کی سوا نو سے کچھ کم تھی - اغلب ہی کہ درجہ اوسط کی تعلیم مین اُن لوگون نے اور زاید ترقی کی ہوگی - اور سرکاری ملازمت کے قابل امیدوارون کی تعداد چوگنی ہوگئی ہے -

ناہمواری تعداد برابر کرنے کا امکان صوبہ بہار مین دکھلایا گیا ہے - پہلی تمام عہدون پر بنگالی مقرر کئے جاتے تھے - حالانکہ وہ لوگ وہان کی زبان سے کامل واقفیت نہین رکھتے تھے اور اس اصول کی تائید مین یہ کہا جاتا تھا کہ قابل امیدوار دستیاب نہین ہوتے تھے - جناب لفٹنٹ گورنر بہادر کو یہ عذر پسند نہین تھا - اور اسلئے جناب ممدوح نے تھوڑے وقت کے بعد اس صوبہ کے تمام عہدون پر وہان کے لوگون کو مقرر فرمایا جس سے نہ صرف سرکاری ملازمت کو نفع پہنچا بلکہ حکومت کی خوشنمائی ہوئی - بہار مین اب بہت عہدون پر مسلمان* مقرر ہین -

*اس فقرہ رزولیوشن پر صاحب اڈیٹر انڈین انسٹیٹیوٹ گزٹ نے بالفاظ ذیل ریمارک کیا ہی "لیکن لفٹنٹ گورنر کے بیان کی نسبت کہ بہار مین مسلمانون کی مناسب تعداد سرکاری ملازمت مین داخل ہی ہم قیاس کرتے ہین کہ انکو صحیح خبر نہین ملی ہی اس سبب سے ہم رائے دیتے ہین کہ لفٹنٹ گورنر براہ مہربانی اسبارہ مین کیفیت طلب فرماوینگے اور ہم امید کرتے ہین کہ اس ذریعے سے اصلی حالت منکشف ہو جائیگی" -

کئی افسرون نے رپورٹ کی ہے کہ سرکاری ملازمت مین داخل ہونے کا یہ قانون کہ کوئی شخص ۲۵ برس کی عمر کے بعد داخل نہین کیا جاویگا مسلمانون کے حق مین کسیقدر ترمیم کیا جاوے کیونکہ تحصیل علم مین اُن کا زیادہ وقت صرف ہوتا ہے ۔ یہ قانون مالی وجوہات پر اور اس نیت سے کہ پنشن خوارون کی تعداد زیادہ بڑھنے نہ پاوے بنایا گیا ہے ۔ انڈیا گورنمنٹ کی پالیسی کے عملدرامد کیلئے دوسری تحریک یہ کی گئی ہے کہ چند حالتون مین ان امیدوارون کو ترجیح دینی چاہیے کہ جو فارسی پڑھنی اور لکھنی جانتے ہین ۔ مسلمان امیدوارون کی جو سرکاری نوکری کے قابل ہین ایک فہرست تیار کرنی چاہیے اور تمام حکام کے پاس بھیجنی چاہیے ۔ بہرحال جناب لفٹنٹ گورنر بہادر اسوقت صرف انڈیا گورنمنٹ کے احکام کیطرف ان افسرون کی توجہ رجوع کرنا چاہتے ہین جو سرکاری عہدون پر امیدوارون کے تقرر یا انتخاب کا اختیار رکھتے ہین جن دفترون مین بالفعل کوئی مسلمان نہین ہے وہان کے افسر کو چاہیے کہ قابل و مستحق مسلمان کو مقرر کرین اور خبرگیران رہین کہ بعد تقرر کے کسی قسم کی بدسلوکی ان کے ساتھ نہ کیجاوے ۔ جو لوگ تقرر کا اختیار رکھتے ہین اُنکو خیال رکھنا چاہیے کہ ضرورتِ وقت کے سوا اور امور مین بھی پیش نظر رکھے جاوین یعنی سرکاری ملازمت کی بہتری کے سوا یہ بھی ضروری ہے کہ عہدون کی تقسیم کا مناسب خیال رکھا جاوے "تا کہ ایک بڑی اور با اختیار جماعت ورطۂ زوال مین نگرے بلکہ ایسا کرنا چاہیے کہ وہ جماعت منافع عام حکومت کے لئے تائید کرے" ۔

گورنمنٹ کے اُن رزولیوشنون پر ہم دل سے شکر گذار ہین ۔ اور اپنے تمام اسلامی بھائیون پر بحکم اُس قول اپنے پیغمبر کے جس کو ہم اپنے مضمون کا زیب عنوان کر چکے ہین ۔ اس احسان گورنمنٹ کا کہ اُسنے ہمارا واجبی حق ہمکو دینا چاہا ہے شکریہ ادا کرنا انکا مذہبی فرض سمجھتے ہین ۔ اور ہم امید رکھتے ہین کہ ہماری ملک کی اسلامی انجمنین ۔ انجمن اسلامیہ ۔ انجمن ہمدردی اسلامی لاہور وغیرہ وغیرہ اس شکریہ کے متضمن گورنمنٹ کی خدمت مین اڈریس پیش کرین گی ۔ اسکے ساتھ ہی ہم اپنے اسلامی بھائیون کی خدمت مین

ناصحانہ التماس کرتے ہین کہ اب تو وہ اپنا آپ سنبہالین اور اپنے آپ کو گرداب ذلت و افلاس سے نکالین - اس مضمون اور ان رزولیوشنون کو پڑہنے کے بعد بھی وہ ہاتھ پاؤن نہ ہلائینگے اور اپنے حق کو پہونچنے کے سامان (علوم کارآمد ملازمت سیکھنا اور سرکاری ملازمت حاصل کرنا) بہم پہنچانے مین کوششین عمل مین نہ لائینگے اور اپنے قصور (کاہلی و سستی) کا الزام گورنمنٹ یا اپنے مذہب یا مدبران قضا و قدر کے ذمہ لگائینگے تو اُن کی مرض کا کوئی علاج نہین ہے

رزولیوشن گورنمنٹ بنگال کے متعلق ہمارے ایک معزز ہمعصر اڈیٹر شحنہ ہند نے بطور ریمارک کچھ تقریر کی ہے اور اسمین اپنے منصب کوتوالی و احتساب کے مطابق جہوٹے عذر آورونکی خوب خبر لی ہے - اس مقام مین اس تقریر کا نقل کرنا لطف سے خالی نہ ہوگا -

آپ نے اپنے پرچہ مطبوعہ یکم نومبر ۱۸۸۶ مین فرمایا ہے - جو اہل اسلام انگریزی تعلیم کو کفر اور زندقہ سمجھتے ہین - یہہ بھی شاید یقین کرتے ہون گے کہ وہ دنیا ہی مین ہین اور دنیوی ضرورتین اور حاجتین انکے پیچھے لگی ہین - اول تو وہ خود دنیا کو نہین چھوڑ سکتے وہ طلب دنیا مین رات دن سراسیمہ ہین اور اگر چھوڑین بھی تو دنیا انکو نہین چھوڑ سکتی وہ دنیا کی دولت سمیٹ کر اُس سے اپنے کوٹھے کہٹلے بھرنا چاہتے ہین لیکن کاہلی سے مجبور ہین شب کو خواب مین مال و دولت کی خیالی بہشت دیکھتے ہین اور جب آنکھ کُہلجاتی ہے تو یہ شعر پڑھتے ہین ؎

تھا خواب مین خیال کو ہم سے معاملہ
جب آنکھ کُھل گئی تو زیان تھا نہ سود تھا

کاہلی نے بالکل اہل اسلام کے سامنے عصمت بی بی از بیچادری کی تصویر کھینچدی ہے - اسلام دنیا مین مسلمانون کو مفلس اور فقیر بنانے کے لئے نہین آیا - اُسنے جسطرح معاد کی راہ کھولی ہے اسی طرح معاش کے راستے بھی دکھادئے - دنیا کے میدان مین تمام قومین سرگرم جولان ہوکر بڑھ رہی ہین سب سے پیچھے ہین تو ہمارے بہائی اہل اسلام چیختے چیختے گلے بیٹھ گئے - لکھتے لکھتے قلم گھس گئی مگر ہمارے بہائی پارہ کی طرح گرے تو پھر اُٹھنا محال -

مسلمان شکایت کرتے ہین کہ انگریزی عہد سلطنت مین انکو ملازمت کا ملنا محال ہوگیا ہے لیکن
استحالہ انہون نے خود اپنے ہاتھون جابجا اور قائم کیا ہے - انگلش گورنمنٹ ہرگز بخیل نہین - اسکے
بنتے لمبے ہاتھ مسلمانون کو سرکاری ملازمت کے لئے دور سے بلا رہے ہین - لیکن مسلمانون کے اعضا
سستی اور کاہلی یا تعصب کی حماقت سے چونکہ شل ہوگئے ہین اسلئے اُن مین گورنمنٹ تک پہنچنے کی
صلاحیت نہین رہی - وہ اپنی مزاج کی اصلاح کرین تعصب کے سودا دی مادون کا تنقیہ کرین
تو گورنمنٹ تک پہنچنے کے لائق ہون -

ذیل مین ہز آنر سر لورس ٹامس صاحب بہادر لفٹننٹ گورنر بنگال کے ایک رزولیوشن کا ترجمہ
شائع کیا جاتا ہے جو مسلمانون کو سرکاری ملازمت دینے کی نسبت ہے - اس رزولیوشن مین ہز اکسلنسی
نواب گورنر جنرل بہادر وائسرائے ہند کے فقرات بھی اہل اسلام کو سرکاری ملازمت ملنے کی نسبت
کسقدر زور دے رہے ہین - بنگال کے ۴۴ پرگنون کے مالی سر رشتون مین ۱۱۵ عمال ہین
جن مین مسلمان صرف چھ ہین - جج ضلع کے ماتحت دفترون مین (۱۱۰) ہندو اور (۹) مسلمان
کیا یہ بات شرم کے قابل نہین ؟ ہندو مین اہل اسلام سے کونسی بات زیادہ ہے - بلکہ عموماً اہل اسلام
قابلیت جودت ذہن وذکا مین ہنود سے بڑھی ہوئی ہین - لیکن انیسوین صدی مین ہنود اُن سے
بڑھ گئے ہین - مسلمانون کے کانشنس کچھ ایسے بحس ہوگئے ہین کہ اون مین حرص اور غبطہ رشک اور غیرہ
سے بھی [illegible] ہی اور زوال وادبار کی یہی علامت ہے -

فارسی عربی وغیرہ [illegible] مین ہے ساتھ دنیوی علوم انگریزی وغیرہ کی تعلیم مین کونسی عقلی اور نقلی
قباحت ہے - صاحب لفٹننٹ گورنر بہادر بنگال بھی اسی کو رو رہے ہین - مسلمانون کی موجودہ نسلین غفلت
مین پڑی ہین اور [illegible] نے اپنا بیش بہا وقت ضائع کردیا ہے یا عمداً مغربی تعلیم سے نفرت کی وہ
اب کف افسوس مل رہی ہین دونو کی حالت افسوس کے قابل ہے - خدا تعالیٰ ہماری حالت پر رحم کرے " -

¶ قباحت کوئی نہین ہے چنانچہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۵ مین بدلائل عقلی ونقلی (قرآن وحدیث) ثابت ہوچکا ہے یہ
کچھ بکھیڑا نہین بہانہ ہین - کیا اچھا کسی نے کہا ہے ع زاہد نداشت تاب وصال پری رخان ۔۔ کنجی گرفت وترس خدا را بہانہ ساخت